احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ منگل - ۵ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ۲۴ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۲۴ - اگست ۱۹۹۳ء نمبر ۱۸۹

احمدی خواتین

آج احمدی خواتین کو اپنے سینوں کو خدا کی محبت سے روشن کرنا ہوگا۔ آپ کے تبدیل ہوئے بغیر آپ کی اولاد تبدیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک آپ کی بات خدا کے نور سے نہ بھر جائے۔ آپ کی اولاد کے سینے خدا کے نور سے نہیں بھر سکتے۔ اپنے گرد و پیش اپنے ماحول میں خدا کی محبت کے رنگ بھرنے کی کوشش کریں۔ ابتدائی دور میں (بچوں کو) خدا کے پیار کی لوریاں دیں۔ خدا کی محبت کی ان سے باتیں کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانونِ قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے۔ مثلاً کسان اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی! اس کھیت کو ہرا بھرا کر اور پھل پھول لا، تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اسی کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں، جس سے منع کیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ خدا کو مت آزماؤ۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے مائدہ مانگنے کے قصہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ اس پر غور کرو اور سوچو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صہ ۷۸)

اسیران راہ مولیٰ کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

احباب کرام سے درخواست ہے کہ تمام اسیران راہ مولیٰ کی جلد اور باعزت رہائی کیلئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ ساہیوال کیس کے اسیران کو نو سال ہو رہے ہیں۔

ولادت

○ محترم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (حال لندن) اطلاع دیتے ہیں کہ عزیزم سید ولی احمد صادق ڈنمارک کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے اس کا نام "ذوالفقار علی" عطا فرمایا ہے۔ نومولود میرا پہلا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو خادم دین، نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم سعید احمد خان سہیل صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ ۳۔ جولائی ۹۳ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "عامر سہیل" نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم حکیم فضل محمد صاحب آف بی ضلع نوشہرہ کا پوتا اور مکرم سلطان شیر خان صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

عزیز آصف اقبال ڈوگر عیدی پور (نارووال) نے امسال گوجرانوالہ بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا تھا اور خدا کے فضل سے ۷۲۴ نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں سے نوازے۔

اپنی عاقبت سنوارنے کیلئے خدا کی راہ میں خرچ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں سب کچھ دیتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس دین میں سے مالی قربانیاں پیش نہیں کرتے بلکہ بخل سے کام لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا دنیوی فوائد پر منتج ہوگا اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں گے تو انہیں نقصان ہوگا۔ ان کا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا۔ ان کے لئے خیر کا موجب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ (۔) ایسا کرنا ان کے لئے بہتر نہیں بلکہ ان کے لئے ہلاکت اور برائی کا باعث بنے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول لینے والے ہوں گے۔ اس بخل کے کئی قسم کے نتائج نکلیں گے۔ ایک اس دنیا میں اور ایک اس دنیا میں۔ جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں جہنم میں پھینکا جائے گا اور وہاں اسے ایک نشان دیا جائے گا جس سے سارے جہنمی سمجھ لیں گے کہ وہ اس لئے اس جہنم میں آیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کیا کرتا تھا (۔) ان کے گلے میں ایک طوق ڈالا جائے گا اور وہ طوق تمثیلی زبان میں ان اموال کا ہوگا جو اس دنیا میں خدا کی راہ میں خرچ نہ کر کے وہ بچایا کرتے تھے اور اس طوق کی وجہ سے ہر وہ شخص جو جہنم میں پھینکا جائے گا جان لے گا کہ یہ لوگ ہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے اموال اس کے سامنے پیش کرو۔ مگر انہوں نے اس کی آواز نہ سنی اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک نہ کہا۔ اور دنیا کے اموال کو اخروی بھلائی پر ترجیح دی اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج یہ جہنم میں ہیں اور ذلت کا عذاب انہیں دیا جا رہا ہے۔ جہنم کے عذاب میں تو سارے شریک ہیں لیکن یہ طوق بتا رہا ہوگا کہ یہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی تو حفاظت کیا کرتے تھے لیکن اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔ اپنی ارواح کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔"

(فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۲۴ اگست ۱۹۹۳ء

درخت لگایئے اور انکی حفاظت کیجئے

درخت لگایئے۔ آج کل۔ اس موسم میں۔ بڑے شدومد کے ساتھ یہ تحریک کی جاتی ہے کہ درخت لگائے جائیں۔ گھروں میں۔ گلیوں میں سڑکوں پر۔ پارکوں میں۔ جہاں بھی ممکن ہو درخت لگائے جائیں۔ بڑے پیمانے پر بات کی جائے تو کہا جائے گا کہ جنگلات ہیں۔ جنگلات میں درخت لگانا ہمارا اور آپ کا کام تو نہیں جن کا کام ہے وہ لگائیں لیکن گھروں میں گلیوں میں سڑکوں اور پارکوں میں بھی کہ یہ سب جگہیں ہمارے قریب بھی ہیں اور ان پر ہمارا کچھ تھوڑا بہت اختیار بھی ہے۔ ہم درخت لگا سکتے ہیں اور ضرور لگانے چاہئیں۔

درختوں کے فوائد تو بہت سے گنوائے جاتے ہیں ان میں سے کچھ عام فہم ہیں اور ہماری سمجھ میں آجاتے ہیں کچھ بات کی گہرائی میں جاکر سمجھ میں آتے ہیں لیکن وہ فوائد ہیں ضرور۔ پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ چیزوں کا پیدا ہونا اور انکا آہستہ آہستہ بڑھنا فطرت کے قریب ترین عمل ہے۔ یہ بات بہت بھلی لگتی ہے کوئی چیز پیدا ہو اور اُگے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھے۔ جس طرح ہر دن ایک نیا دن ہوتا ہے اسی طرح پیدا ہونے والی چیز کا ہر نیا دن اس کا نیا روپ لے کر آتا ہے۔ درختوں کے سلسلہ میں زمین پھوٹتی ہے۔ پودا نکلتا ہے کونپل بڑھنی شروع ہوتی ہے۔ پہلے ایک پتہ پھر دو اور پھر پتوں پر پتے۔ اور پھر اس میں مضبوطی آنے لگتی ہے۔ یہ سارا عمل فطرت کے نظارے کا ایک حصہ ہے۔ اور سب کو بھلا لگتا ہے۔ درخت انسانی زندگی کے لئے مفید گیس۔ آکسیجن گیس۔ مہیا کرتے ہیں ہماری زندگی کے ساتھی ہیں اور یوں کہئے کہ ہمارے ہمدرد اور بلا امتیاز ہم سب کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ امتیاز کا مادہ تو ان میں ہے ہی نہیں۔ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ خوشبو۔ پھول۔ پھل۔ لکڑی سب کے لئے۔

لیکن اس سلسلے میں ایک نہایت ضروری بات۔ پودا لگانا اور اس کو بڑھتے دیکھنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی حفاظت کیجئے۔ پس درخت لگایئے اور ان کی حفاظت کیجئے۔

واہ ! الفضل اور کمپیوٹر
ہوگئی شان اعلیٰ و برتر
فیصلہ تو ہے بورڈ کا لیکن
کرتا دھرتا ہیں اس کے مینیجر

ابو الاقبال

غزل

بے وفا سے وفا طلب کی ہے
تم نے جو بات کی عجب کی ہے

یہ شکایت جو زیرِ لب کی ہے
ہم نے اک بات بے سبب کی ہے

کون ہے جو نہیں اسیر ترا
عشق تقصیر ہے تو سب کی ہے

ذکر ہے تو کسی کے قد کا ہے
گفتگو ہے تو چشم و لب کی ہے

آج کا دن طویل تھا کتنا
آج برسوں کے بعد شب کی ہے

گھر میں بیٹھے رہو خدا کے لئے
شہر میں تیرگی غضب کی ہے

تیری آواز کے گلے لگ کر
اپنی آواز بھی طلب کی ہے

وہی ہوگا جو اس کو ہے منظور
یعنی مرضی جو میرے رب کی ہے

تم بھی مضطر اٹھو کہ یار نے آج
جسم مانگا ہے جاں طلب کی ہے

چوہدری محمد علی

پانچ ہزار واقفین عارضی کی ضرورت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ - الثالث فرماتے ہیں:

"پھر موصیان کے ذمہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں۔" (الفضل ۴۔ فروری ۱۹۷۳ء)

"افراد جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کر کے اس روحانی تحریک کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

پس تم خدمتِ خلق کے کام کو نمایاں کرو اور اپنے بجٹ کو ایسے طور پر بناؤ کہ وقت آنے پر کچھ حصہ اس کا خدمتِ خلق کے کاموں میں صرف کیا جا سکے۔ قادیان میں یہ ہوتا تھا کہ زیادہ زور عمارتوں پر رہتا تھا۔ حالانکہ اگر کوئی عمارت بنتی ہے تو پہلے اس کا ایک حصہ بنا لیا جائے۔ کچھ کچے کمرے بنا لئے جائیں۔ جماعت بڑھتی جائے گی تو چندہ بھی زیادہ آئے گا اور اس سے عمارت آہستہ آہستہ مکمل کی جا سکے گی۔ پس آپ کے بجٹ کا ایک حصہ خدمتِ خلق کے لئے وقف رکھو۔ جیسے ہلال احمر اور ریڈ کراس کی سوسائٹیاں کام کرتی ہیں۔ اگر تم آہستہ آہستہ ایسے فنڈز جمع کرتے رہو تو ہنگامی طور پر یہ رقوم کام آجائیں گی۔ مثلاً بنگال میں سیلاب آیا تو جماعت کی طرف سے نہایت اچھا کام کیا گیا۔ لیکن چونکہ چندہ دیر سے جمع ہوا اس لئے کام ابھی تک جاری ہے۔ چندہ جب مانگا گیا تھا تو صرف مشرقی پاکستان کا نام لیا گیا تھا پنجاب کا نام نہیں لیا گیا۔ تاکہ مزید چندہ مانگنے پر جماعت پر مالی بوجھ نہ پڑے۔ اگر اس قسم کی رقوم پہلے سے جمع ہوتیں تو جمع شدہ چندہ ہم مشرقی پاکستان پر خرچ کر دیتے اور ان رقوم میں سے ایک حصہ پنجاب میں خرچ کر دیا جاتا۔

پس ہر سال بجٹ میں اس کے لئے بھی کچھ نہ کچھ رکھ لیا جائے۔ اور تھوڑی بہت رقم ضرور الگ رکھی جائے۔ کچھ مارجن رکھ لیا جائے اور تھوڑی بہت رقم ضرور الگ رکھی جائے۔ وہ رقم ریزرو ہو گی جو قحط اور سیلاب وغیرہ کے مواقع پر صرف کی جائے گی۔ تم اس کا کوئی نام رکھ لو۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ اس طرح ہر سال کچھ رقم جمع ہوتی رہے جو کسی حادثہ کے پیش آنے یا کسی بڑی آفت کے وقت خدمتِ خلق کے کاموں پر خرچ کی جا سکے۔ جاپان میں زلزلے کثرت سے آتے ہیں۔ فرض کرو کہ وہاں کوئی ایسا زلزلہ آجائے جس قسم کا زلزلہ پچھلے دنوں آیا تھا اور اس کے نتیجہ میں دو تین ہزار آدمی مر گئے تھے۔ تو ایسے مواقع پر اگر خدام الاحمدیہ کی طرف سے گورنمنٹ کے واسطہ سے کچھ رقم وہاں بھیج دی جائے تو خود بخود خدام الاحمدیہ کا کام لوگوں کے سامنے آ جائے گا۔ اس قسم کی مدد سے بین الاقوامی شہرت حاصل ہو جاتی ہے اور طبائع کے اندر شکریہ کا جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ اگر اس قسم کے مصائب کے وقت کچھ رقم تار کے ذریعے بطور مدد بھیج دی جائے تو دوسرے دن ملک کے سب اخبارات میں مجلس کا نام چھپ جائے گا۔ پچھلے طوفان میں ہی اگر خدام کے مختلف وفود بنائے جاتے اور تنظیم کے ذریعہ سے باہر کی مجالس سے آدمی منگوائے جاتے تو زیادہ سے زیادہ آدمی سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے بھیجے جا سکتے تھے۔ مثلاً سیلاب کا زیادہ زور ملتان، سیالکوٹ اور لاہور کے اضلاع میں تھا۔ اگر ان ضلعوں کی مجالس کو منظم کیا جاتا اور باقی مجالس سے مدد کے لئے مزید آدمی آجاتے اور انہیں بھی امدادی کاموں کے لئے مختلف جگہوں پر بھیجا جاتا تو پھر ان کا کام زیادہ نمایاں ہو جاتا تو یہ بھی چاہیئے کہ حالات کو دیکھ کر غور کیا جائے کہ کس رنگ میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لاہور میں میں نے دیکھا ہے کہ بعض جگہ چھپر ڈال کر لوگوں کو پناہ دی جا سکتی تھی۔ جب شہر کے ارد گرد تالابوں سے تنکے اور گھاس کاٹ کر لایا جاتا تو اس سے بڑی آسانی سے چھپر بنا کر چھت کا کام لیا جا سکتا تھا۔ اس طرح لکڑی کے مہیا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح اس قسم کے مواقع پر کچے مکانات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پکے کی عمارت کی ضرورت ہوتی ہے اور لکڑی کی بجائے بانس اور تنکوں کا چھت بنا دیا جاتا ہے۔ لاہور میں کئی ایسی جگہیں تھیں جہاں سردی سے بچاؤ کے لئے چھت کی ضرورت تھی۔ یہ سب کام آرگنائزیشن سے ہو سکتے تھے۔ ہمارے محکمہ خدمتِ خلق کا یہ کام ہے کہ نہ صرف وہ مجالس کو آرگنائز کرے بلکہ اس قسم کا انتظام کرے کہ اگر کسی جگہ کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو کس طرح ساری جماعت پر زور ڈالا جا سکے۔ آئندہ میرے پاس رپورٹیں آتی رہنی چاہئیں کہ کس طرح خدمتِ خلق کے کام کو آرگنائز کیا گیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض حلقے بنا دیئے جائیں اور ان کی آپس میں آرگنائزیشن کر دی جائے جیسے زونل سسٹم ہوتا ہے۔ اس طرح صوبے کے مختلف زون مقرر کر دیئے جائیں۔ مثلاً یہ کیا جا سکتا ہے کہ ملتان کے ارد گرد سو سو میل کا ایک زون بنا دیا جائے۔ اس علاقہ میں آبادی کم ہے اس لئے اس سے بڑا زون بھی بنایا جا سکتا ہے۔ پھر ہر زون میں خدمتِ خلق کا ایک افسر مقرر کیا جائے جو مصیبت آنے پر دوسری مجالس کو تار دے دے کہ فلاں جگہ پر مصیبت آئی ہے۔ امدادی کاموں کے لئے خدام بھیج دیئے جائیں۔ اسی طرح یاد رکھو کہ ہمارا ملک ایسے حالات سے گزر رہا ہے کہ اس میں نہ صرف بڑے بڑے طوفان آسکتے ہیں بلکہ طوفان لائے بھی جا سکتے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت اوپر کے علاقوں پر قابض ہے اور وہ پانی چھوڑ کر طوفان لا سکتی ہے۔ پھر لاہور میں امدادی کاموں کے سلسلہ میں جو دقت پیش آئی تھی اس کے متعلق دریافت کرنے پر مجھے بتایا گیا کہ اس موقع پر بھٹہ والوں نے بددیانتی کی۔ ان لوگوں نے اس موقع پر اینٹ کو مہنگا کر دیا۔ اگر اس قسم کی تحریک کی جاتی کہ جماعتیں مل کر ان کو توجہ دلائیں کہ ایسے مواقع پر آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ مصیبت زدگان کی امداد کریں تو یقیناً وہ کم قیمت پر اینٹ سپلائی کرتے۔ میرے نزدیک آئندہ کے لئے ابھی سے ہی لاہور کے بھٹہ والوں سے مل کر انہیں اس بات پر تیار کیا جائے کہ اگر ملک کو آئندہ ایسا حادثہ پیش آیا تو وہ اینٹ کم قیمت پر دیں گے۔ اور دوسرے کاموں پر امدادی کاموں کو ترجیح دیں گے۔ بیشک اس میں دقت پیش آئے گی اور پہلے ایک آدمی بھی مشکل سے مانے گا لیکن آہستہ آہستہ کئی لوگ مان لیں گے اور پھر جو لوگ آپ کی بات مان لیں گے ان کے نام محفوظ رکھیئے گا۔ اس طرح اس کام کو منظم کیا جائے۔

میں نے اس دفعہ ایک شعبہ کو منسوخ کر دیا ہے اور وہ ایثار و استقلال کا شعبہ ہے۔ کیونکہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تربیت و اصلاح کے علاوہ ایثار و استقلال کا الگ شعبہ کس غرض کے لئے ہے۔ جب تک اس کے متعلق کوئی نئی سکیم پیش نہ کی جائے۔ میں اسے بحال نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس عہدے کو میں نے ہی قائم کیا تھا لیکن اب مجھے یاد نہیں رہا کہ اسے کس غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ اب جب تک مجھے یہ نہ بتایا جائے کہ تربیت اور اصلاح کے علاوہ ایثار و استقلال نے کیا کام کرنا ہے۔ یہ شعبہ تربیت و اصلاح میں مدغم رہے گا۔ ہاں اگر مجھے بتا دیا جائے کہ اس عہدہ نے پہلے کیا کام کیا ہے اور اب اسے کس طرح زندہ رکھا جا سکتا ہے تو میں اس کی دوبارہ منظوری دے دوں گا۔

(فرمودہ ۷ نومبر ۱۹۵۴ء)

شذرات

بوسنیا

مارشل ہیرس جن کی عمر ۳۲ سال ہے۔ وہ امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں بوسنیا ڈیسک آفیسر تھے۔ چند روز ہوئے انہوں نے اپنے کام سے استعفیٰ دے دیا ہے اور سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر کو لکھا ”

”میں یورپ کی ایک ریاست کو ٹوٹتا پھوٹتا نہیں دیکھ سکتا۔ اور ایسا کرنا سربیا کے سرکاری افسروں کے خلاف کوئی ایکشن لینا بھی نہیں ہے۔ جو وہاں ظلم کا دور دورہ روا رکھے ہوئے ہیں۔

ہیرس ایک بحری وکیل کے طور پر تربیت دیئے گئے تھے۔ اور اس سے قبل وزارتِ خارجہ میں برطانیہ، بلغاریہ اور مقدونیہ میں کام کرتے رہے ہیں اور اسی طرح سابق سیکرٹری آف سٹیٹ جان بیکر کے خصوصی نائب بھی رہے ہیں۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے بتایا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی ایسے مواقع موجود ہیں کہ کوئی مضبوط کارروائی کی جائے۔ ہر دفعہ جب ہم کہتے ہیں کہ مواقع موجود نہیں ہیں کیونکہ سرب لوگ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جتنا کچھ ہم کرتے ہیں اس سے زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سے قبل سرائیکا تقریباً ختم ہی ہو چلا تھا۔ انتظامیہ نے یہ بات سمجھ لی تھی کہ اسلحہ کی پابندی کا اٹھایا جانا اور ہوائی حملے کرنا ممکن ہو گا۔ لیکن پھر اس بات کو پلٹ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اتنی دفعہ باتوں کو مروڑا توڑا جا چکا ہے اور ہماری پالیسی میں اتنے اتار چڑھاؤ آئے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ انسان رولر کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ جب سیکرٹری کرسٹوفر مئی میں یورپ گئے تھے تو ہمیں اس بات کی خوشی تھی کہ امریکہ آگے بڑھ کر سرب لوگوں پر اسلحہ کی پابندی لگائے گا۔ اور سربوں پر حملہ بھی کرے گا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

کچھ تصاویر اہم ہوتی ہیں اور کچھ پیاری اور کچھ اہم بھی ہوتی ہیں اور پیاری بھی اسں وقت جو تصویر پیش نظر ہے وہ اہم بھی ہے اور پیاری بھی اور میں نے سالہا سال سے اس تصویر کو سینے سے لگا رکھا ہے۔

اہم تصاویر تو وہ ہوتی ہیں جن میں کوئی بڑی شخصیت موجود ہو چاہے آپ اس شخصیت کو جانتے بھی نہ ہوں لیکن اس کی وجہ سے آپ اس تصویر کو اہم تصویروں میں شامل کر لیتے ہیں اور جو تصاویر پیاری ہوتی ہیں وہ عام طور پر ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں یا آپ کے بزرگ شامل ہوتے ہیں یا وہ جن سے آپ پیار کرتے ہیں۔ آپ کے بزرگ چاہے ان پڑھ ہی کیوں نہ ہوں لیکن آپ کو ان سے آپ کے بزرگ ہونے کی وجہ سے پیار ہوتا ہے۔ اور اس لئے آپ ان کی تصویر کو پیاری تصاویر میں شامل کر لیتے ہیں۔ اس تصویر میں دو عرب احمدی دوست موجود ہیں جو صاحبِ علم بھی ہیں اور دین کے لئے انتہا قربانی کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ اس قربانی میں مالی قربانی بھی شامل ہے اور وقت اور عزت کی قربانی بھی شامل ہے اور دو ہمارے ایسے پاکستانی علماء بزرگ شامل ہیں جو حال ہی میں ہم سے جدا ہو گئے یعنی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

عرب بھائیوں میں مصطفےٰ ثابت صاحب شامل ہیں۔ یہ اس تصویر کے دائیں طرف سب سے پہلے نمبر پر ہیں، ربوہ آ چکے ہیں۔ میری ان سے نہ صرف ملاقات ہوئی ہے بلکہ بعض علمی موضوعات پر نہایت دلکش گفتگو بھی ہوئی ہے آپ عربی زبان کے ماہر تو ہیں ہی اگرچہ ضروری نہیں کہ ہر اہلِ زبان اپنی زبان کا ماہر ہو لیکن آپ بہر حال عربی زبان کے ماہر تو ہیں ہی انگریزی زبان کے بھی ماہر ہیں۔ آپ عربی زبان سے نہایت روانی کے ساتھ شستہ اور شگفتہ انگریزی میں ترجمہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے بعض کتب کا بھی ترجمہ کیا ہے بعض مضامین کا بھی۔ اور حضرت امام جماعت (الرابع) کے بعض خطبات کا بھی۔ میں نے آپ کے بعض مضامین ماہنامہ تحریکِ جدید کے انگریزی حصے میں شائع کئے ہیں اور بعض مضامین آپ نے ازراہِ نوازش مجھے دیکھنے کے لئے عنایت بھی فرمائے۔ آپ کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ آجکل خون کی کمی کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ گذشتہ دنوں الفضل میں آپ کے لئے صحت کی دعا کا اعلان شائع کیا گیا تھا اب ایک دفعہ پھر اس اعلان کو اس مضمون کے ذریعے دوہرا رہا ہوں۔

ان کے بعد حضرت مولانا محمد شریف صاحب ہیں۔ مولانا موصوف کے متعلق کاغذی ہے پیرہن کے بعض مضامین میں ذکر آ چکا ہے۔ اب اس موقع پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ نے عربی زبان میں بہت اچھا لٹریچر شائع کیا ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ان تمام رسالہ جات، کتب اور پمفلٹس کی کاپیاں آپ کے پاس موجود ہیں لیکن آپ کے پاس محفوظ ہونا اور بات ہے۔ اور آپ کے بعد ان کا محفوظ ہونا بالکل اور بات۔ اب اس بات کی ضرورت ہے کہ اس تمام لٹریچر کو اس کی افادیت کے پیش نظر نہ صرف محفوظ رکھا جائے بلکہ جب اور جہاں ممکن ہو اس کو دوبارہ اور سہ بارہ طبع کروا کر اس کی اشاعت کی جائے۔ مجھے یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ کو طالب علمی ہی کے زمانہ سے تحریر کا شوق تھا اور آپ خاص طور پر قادیان سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار "فاروق" میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ اسی طرح الفضل میں بھی اور الفضل کے خاص نمبروں میں آپ کا مضمون ایک لازمہ بن گیا تھا۔ اس قسم کے آپ کے بہت سے مضامین موجود ہیں لیکن بکھرے پڑے ہیں اور اس قسم کے بکھرے ہوئے مضامین سے مستقل طور پر کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس لئے خاکسار کی خواہش ہے کہ ان تمام مضامین کا انڈکس تیار کیا جائے۔ انڈکس کی تیاری کے بعد ان مضامین کو فوٹو سٹیٹ کروا کے ایک جگہ جمع رکھا جائے۔ یہ سارے مضامین سلسلہ کے اہم لٹریچر کا حصہ ہیں۔ آپ نے اوائل عمر ہی میں دینِ حق کے متعلق بچوں کے لئے پانچ کتب کا ایک سلسلہ تحریر فرمایا تھا جو اب تک خدا کے فضل سے کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ کم از کم اس کے چند حصوں کا ترجمہ تو ضرور ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ ایک کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی آپ نے تحریر فرمائی تھی جس کے متعلق آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ جہاں پر تاریخ کے لحاظ سے یہ کتاب ختم ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کے بعد کے حصے بھی تحریر کر کے اس میں شامل کر دیئے جائیں۔ ہو سکتا ہے کسی وقت کسی دوست کو اس بات کا موقع ملے اور یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کتاب دوبارہ شائع کرتے وقت اسے اَپ ٹو ڈیٹ کر لیا جائے۔

چوتھے نمبر پر طٰہٰ قزق صاحب ہیں۔ یہ عرب دوست دو تین دفعہ پاکستان آ چکے ہیں۔ ایک حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے، نے آپ کو ظہرانے پر مدعو کیا تو اس خاکسار کو بھی یہ شرف عطا فرمایا کہ میں بھی اس موقع پر موجود ہوں۔ گویا کہ اس ظہرانے میں محترم طٰہٰ قزق صاحب اور خاکسار مدعو تھے۔

طٰہٰ قزق صاحب کو کلام الٰہی سے عشق ہے۔ پہلے آپ نے اس کی "وضاحت تشریح" کا ایک حصہ عرب ممالک سے چھپوا کر اشاعت پذیر کیا اور اس کے بعد آپ نے کلام الٰہی کے پورے ترجمے کا خرچ برداشت کرنے کی حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پیشکش کی جو قبول کر لی گئی۔

آپ نہ صرف مالی طور پر سلسلے کی مدد کرتے ہیں بلکہ آپ کو اپنی عزت اور اپنا وقت بھی قربان کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔ میں ۱۹۹۰ء میں جلسہ سالانہ پر حضور کے ارشاد کے ماتحت انگلستان گیا تو طٰہٰ قزق صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ آپ نے ایک بڑی دردناک کہانی سنائی اور اس کہانی کا تعلق ایک عرب ملک سے تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب آپ انگلستان میں رہائش پذیر ہیں اور شب و روز دین کی خدمت میں مصروف۔

پانچویں اور اس نشست میں بیٹھے ہوئے آخری دوست مکرم و محترم مولانا غلام باری صاحب سیف ہیں۔ آپ کو شروع ہی سے علم سے شغف تھا اور اسی کے نتیجہ میں حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے آپ کو خاص طور پر تعلیم دلوائی۔ بلکہ تعلیم ہی کے سلسلے میں آپ کو دمشق بھی بھیجا گیا۔ جہاں کی بڑی پیاری یادیں آپ ہمیشہ سنایا کرتے تھے، آپ کو اپنے اساتذہ کا بہت احترام تھا اور اس احترام کا آپ اکثر اظہار کیا کرتے تھے۔

آپ تقریر کا ایک بہت اچھا خاصا ملکہ رکھتے تھے۔ اور پاکستان کی تمام جماعتیں اس بات کی خواہش مند رہتی تھیں کہ آپ ان کے جلسوں میں تقاریر کریں۔ چنانچہ آپ نے زندگی کے آخری دنوں تک اس کام کو نہایت لگن کے ساتھ نباہا۔ اس کے علاوہ آپ تحریر کے بھی دھنی تھے۔ آپ نے کئی کتابیں تحریر کیں جو طبع ہو کر اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ اور کئی مسودات آپ کے طبع ہونے والے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کے مسودات احتیاط سے رکھے جائیں گے اور وقت آنے پر انہیں طبع کروا کر اشاعت پذیر کیا جائے گا۔ اگر میں از خود اپنے آپ کو کسی بات کے کہنے کا مجاز بنا لوں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ محترم مولانا سیف صاحب کے مسودات کی اشاعت کو ان کے فرزند ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جو ان کے سب سے بڑے فرزند ہیں کو اپنا فریضہ جان لینا چاہیئے۔ انہیں ان مسودات کو نہایت حفاظت سے رکھنے اور وقت آنے پر چھپوانے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب اور محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں ہم ان کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے مقام کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ اور ان کے پس ماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

مکرم مصطفےٰ ثابت صاحب اور مکرم طٰہٰ قزق صاحب کے متعلق دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمریں عطا کرے۔ ثابت صاحب کو جلد صحتِ کاملہ سے نوازے۔ اور دونوں کو دین کی خدمت دیر تک کرتے رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

تصویر میں پانچ افراد ہیں پہلے، دوسرے چوتھے اور پانچویں کا تو میں نے ذکر کیا ہے۔ تیسرے کے متعلق کچھ نہیں کہا اور وہ اس لئے کہ اس تصویر میں تیسرا شخص (دونوں طرف سے تیسرا) میں خود ہوں۔ اور من آنم کہ من دانم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

صوبیدار ریٹائرڈ- نذر حسین

مکرم مسعود احمد صاحب آف گھوگھیاٹ

مکرم مسعود احمد صاحب مکرم قاضی کامل دین صاحب آف گھوگھیاٹ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے یکم جون ۱۹۴۶ء کو گھوگھیاٹ منصل میانی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے رشتہ کے لحاظ سے وہ میری بیوی کے بھائی تھے اور عمر کے لحاظ سے ان کی عمر میرے بعض بچوں کی عمر سے بھی چھوٹی تھی۔ ۱۹۴۹ء کو عاجز راقم نے مسعود احمد کو پہلی جماعت میں سرگودھا کے گورنمنٹ پرائمری سکول سول لائن میں داخل کرایا پہلی جماعت پاس کرنے کے بعد وہ واپس گھوگھیاٹ چلے گئے اور گورنمنٹ ہائی سکول کی پرائمری شاخ میں دوسری جماعت میں داخل ہوئے اور بعد میں ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں مزید تعلیم کے حصول کے لئے داخل ہوئے اور ۱۹۶۳ء میں اس کالج سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اعلیٰ تعلیم کیلئے داخل ہوئے جہاں سے ۱۹۶۷ء میں کیمیکل انجینئرنگ میں ڈگری فرسٹ ڈویژن لے کر حاصل کی اور اسی سال گورنمنٹ سٹیل ملز مرید کے ضلع شیخوپورہ میں ملازمت اختیار کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسعود احمد نے جونہی انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا تو وصیت بھی کر دی اور یونیورسٹی کی فیس کے ساتھ وصیت کا چندہ ادا کرتے رہے۔ جماعتی کاموں میں ہر شعبہ زندگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چندوں اور عبادات میں باقاعدگی ان کا معمول زندگی تھا۔ مرید کے ملز میں کچھ عرصہ ملازمت کرنے کے بعد پنجاب پبلک سروس کمیشن کا انٹرویو دیا۔ اور کامیاب ہونے کی صورت میں ملتان کی پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ میں بطور سینئر انسٹرکٹر ملازم ہو گئے۔ اپنے فرائض منصبی نیک نیتی اور تندہی سے ادا کرتے دینی احکامات کی پیروی کرتے نہایت درجہ سادہ لوح، سادہ مزاج۔ بڑے ہی متین خوش اعتقاد اور خوش اخلاق انسان تھے۔ ان کی سادگی اس قدر تھی کہ ان کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ مسعود احمد کچھ پڑھے لکھے بھی ہیں۔

دیسی جوتی اور پاجامہ پہنا کرتے تھے۔ میں نے کئی بار ان کی جوتی میں سفید دھاگہ سے لگے ہوئے پیوند دیکھے اور ہمیشہ میں اس قدر سادگی کو دیکھ کر مسکرا دیا کرتا تھا۔ اور کبھی یہ بھی تلقین کرتا کہ موجودہ دور کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی اچھی بات ہے۔ لیکن مسعود احمد پر ان ہدایات کا کوئی اثر نہ ہوتا اور وہ اپنی ڈگر پہ ہی رواں دواں رہے۔

۱۹۷۳ء میں انکی شادی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں مکرم شیخ قانون گو احمد علی صاحب کی بیٹی نسیم سے ہوئی جو خود بھی فارسی میں ایم۔ اے ہے اور آجکل بھی گورنمنٹ کالج برائے گرلز نارووال میں پروفیسر ہے۔

دریں اثناء مسعود احمد نے نیشنل ہیلتھ لیبارٹری اسلام آباد کے ساتھ تعلقات استوار کئے اور بعض روایتی مراحل طے کرنے کے بعد لیبارٹری مذکور میں بطور سینئر سائنٹیفک آفیسر متعین ہوئے۔

جب مسعود احمد نیشنل ہیلتھ لیبارٹری میں ملازم تھے تو انگلینڈ سے ایک انگریز آفیسر پاکستان میں پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹس کے مطالعے کے دورہ پر آیا اس انگریز آفیسر کے ساتھ گورنمنٹ نے مسعود احمد کو بطور ترجمان مقرر کیا۔

کوئی ایک ماہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد وہ آفیسر واپس انگلینڈ چلا گیا لیکن مسعود احمد کے اخلاق و اطوار اور اس کی قابلیت و سادگی اور سچائی سے اس قدر متاثر ہوا کہ واپس انگلستان پہنچ کر اس نے مسعود احمد کی مزید تعلیم کے انتظامات مکمل کر کے ضروری اجازت نامے اور دیگر اہم کارروائیاں ختم کر کے مسعود احمد کو ایم ایس سی بائیو کیمیکل انجینئرنگ میں ویلز لنڈن میں داخلہ کے احکامات بھجوائے۔ اور اس طرح مسعود احمد بائیو کیمیکل انجینئرنگ میں ایم ایس سی کرنے کے لئے سرکاری اخراجات پر لندن چلا گیا۔ وہاں ویلز میں مسعود احمد ہی واحد پاکستانی طالب علم تھا باقی انگریز تھے۔ وہاں کے استاد مسعود احمد کی قابلیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے کلاس روم میں برملا اپنے انگریز شاگردوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں پاکستان سے وہ کیمیکل انجینئر بلواؤں جنہوں نے اس برانچ میں آج سے بارہ برس پہلے ڈگری حاصل کی اور آپ لوگوں کو چھٹی کرا دوں۔ ان کا اشارہ اس صورت میں مسعود احمد کی ہی طرف تھا۔

وہاں پر بہت محنت کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسعود احمد کو شوگر کی شکایت ہو گئی بہر حال ایم ایس سی میں کامیاب ہوئے۔ انگلینڈ کی آب و ہوا۔ خوراک پڑھائی میں محنت و مشقت نے مسعود احمد کی صحت پر بڑے برے اثرات مرتب کئے۔ لیکن وہ اعلیٰ کامیابی حاصل کر سکا اور واپس وطن پہنچ کر اسلام آباد میں اپنے فرائض سنبھال لئے۔

مئی ۱۹۸۴ء کی بات ہے مسعود احمد نے دارالعلوم ربوہ میں اپنا رہائشی مکان بنوانا شروع کیا اور ملازمت سے رخصت حاصل کر لی۔ لیکن ۱۸ مئی ۱۹۸۴ء کو اچانک پیٹ میں درد کی تکلیف محسوس کی پہلے تو گھر ہی میں علاج چلتا رہا لیکن درد کا آرام نہ آنے کی صورت میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہوئے اور تمام تر دیکھ بھال اور طبی سہولتوں کے باوجود تین دن کی مختصر مدت کے بعد ہسپتال ہی میں وفات ہو گئی۔ اور یوں مسعود احمد نے اپنے رشتہ داروں عزیزوں کو ایک ایسی آزمائش میں ڈال دیا جس سے سرخروئی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو مشکل ہے۔

ان کے والد محترم قاضی کامل دین صاحب مسعود احمد کی وفات کے وقت ۹۰ سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ پھر بحال نہ ہوئے اور دو سال بعد اپنے پیارے بیٹے کو جا ملے۔ مسعود احمد کی والدہ تو جب یہ تیرہ ۱۳ برس کا تھا گاؤں گھوگھیاٹ ہی میں فوت ہو چکی تھی۔

اور یوں ایک نہایت شفیق نیک فطرت۔ متین۔ منکسر المزاج۔ سادہ لوح خوش عقیدہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان ۳۹ سال گیارہ ماہ اور ۲۰ دن اس جہان فانی میں رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا۔

قارئین الفضل و بزرگان جماعت سے میری استدعا ہے کہ آپ مسعود احمد کے بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے باپ کی سادگی، خوش اعتقادی علم۔ متانت اور پاکیزگی نفس عطا فرمائے اور ان دو بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب دعا کرتے رہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں:

آپ نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے آرگن الفضل میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب اور مولانا غلام باری سیف صاحب کی وفات پر ایڈیٹوریل نوٹ لکھ کر جماعت کے رنج و غم کا نہایت عمدہ رنگ میں ہم سے جدا ہونے والے دوستوں کو خراج عقیدت پیش کر دیا ہے۔ آپ کے دونوں نوٹ جامع اور حقیقت پسندانہ تھے ان کے شائع ہو جانے کے بعد کچھ اور لکھنا مشکل بھی ہے اور غیر ضروری بھی۔ لیکن اس ارشاد کی تعمیل میں اپنے وفات یافتگان کا ذکر خیر کرتے رہا کرو۔ میں بھی اپنے ذاتی علم اور تعلقات کے حوالہ سے ذیل میں کچھ عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

حضرت مولوی محمد شریف صاحب ایک معروف دینی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ طبیعت میں انکساری اور عاجزی تھی باوجود اس حقیقت کے کہ بیرونی ممالک میں کامیاب مربی رہ چکے تھے اور عربی کا علم بھی خاصا گہرا تھا۔ کبھی اپنے متعلق طمطراق سے بات نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے ان بزرگ بندوں میں سے تھے جو زمین پر وقار سے چلتے ہیں۔ اور عجز و انکساری سے بات کرتے ہیں۔ صفات حسنہ کے علمبردار تھے۔ سلسلہ کی بے لوث اور خاموش خدمت کرتے رہے ایسے لوگ اب خال خال ہی رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نئی پود کو انکی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔

محترم مولانا غلام باری سیف یوں تو ہر فن مولا تھے۔ علوم دینیہ۔ کلام الٰہی۔ فقہ اور حدیث سب پر عبور حاصل تھا۔ تقریر و تحریر کے دھنی تھے۔ لیکن جس قدر محنت اور تگ و دو علم حدیث سے اکتساب کرتے ہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مقبول ہوئی۔

ہماری جماعت میں خاکسار کے علم کے مطابق حدیث کے سب سے ممتاز عالم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل تھے۔ قادیان میں انکا حدیث کا درس دینا۔ اور حاضرین میں انہماک اور جذبہ پیدا کر دینا ان کے کمالات میں شامل تھا

باقی ص ۔ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۸۸ میں

ملک مکرم احمد ولد محمد سعد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الحفیظ ۲۸۲-C سیکٹر 35/A کورنگی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد مکان نمبر ۲۸۲-C سیکٹر 35/A کورنگی نمبر ۴ کراچی کا ۱/۱۶ حصہ مبلغ -/۴۰۰۰ روپے (مکان کی کل قیمت -/۶۴۰۰۰ روپے) کل میزان مالیت جائیداد -/۴۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پندرہ سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک مکرم احمد ولد محمد سعد ۲۸۲/C سیکٹر 35/A کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد بجوہ ولد بشیر احمد بجوہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۰۸۹ میں

نذیراں بیگم زوجہ محمد اعظم خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴۲۰ M-C عظیم پورہ گرین ٹاؤن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی کل وزن ۷ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۵۵۰۰ روپے (۳) مکان نمبر ۱۴۲۰ C-M عظیم پورہ گرین ٹاؤن شاہ فیصل کالونی جو ۱۲۰ مربع گز کے پلاٹ پر تین منزلہ تعمیر ہے مالیتی -/۵۰۰۰۰۰ روپے۔ کل مالیت جائیداد مبلغ -/۵۲۹۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نذیراں بیگم اہلیہ محمد اعظم ۱۴۲۰ C-M عظیم پورہ گرین ٹاؤن شاہ فیصل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اعظم خان ولد شاہ نواز خان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۹۰ میں

ملک انوار احمد ولد ملک نور الدین قوم ڈینس پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۷/۸۰ کے ایریا کورنگی کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) ایک عدد پلاٹ ملِ ایریا کورنگی کراچی رقبہ ۲۴۰ مربع گز جس کی کل قیمت -/۱۵۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے تین حصہ دار ہیں میرا حصہ -/۵۰۰۰ روپے (۲) سرمایہ کاروبار مبلغ -/۷۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت آمد کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک انوار احمد ولد ملک نور الدین ۲۷/۸۰ کے ایریا ڈبل روم کورنگی کراچی گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد بجوہ ولد چوہدری بشیر احمد بجوہ کورنگی کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۰۹۱ میں

توصیف احمد ولد میاں مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰۱۶، ۱/۱۰-G اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۴۰۰ روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ توصیف احمد ولد میاں مبارک احمد ۱/۱۵-G ۲۰۱۶، اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ میاں مبارک احمد ولد میاں محمد اسماعیل اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد علیم الدین ولد محمد عزیز الدین F-7/2 اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۹۰۹۲ میں

سیما خورشید بنت شیخ خورشید حسین قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن SECTOR H. No11/6E F. 6/4 ST. 51 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۱۱ تولہ مالیتی -/۳۳۰۰۰ روپے۔ ہیرے کا ہار مالیتی -/۲۰۰۰ روپے کل مالیت -/۳۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

حسن احمد ابن تنویر احمد شاہد
لاہور

یحییٰ عزیز ابن چوہدری عبد العزیز
ایڈووکیٹ ۔ ربوہ

ملک باسمہ ثمر بنت ملک محمد انور
سرگودھا

درخشندہ کوکب بنت رشید احمد ساجد
ربوہ

آصف احمد عارف ابن محمد اشرف
عارف ۔ سرگودھا

عمار احمد ابن مرزا بشارت احمد
ٹنڈو محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ

فواد احمد ابن چوہدری عبد الرزاق
جھنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ

فیضان احمد ابن مرزا مجیب احمد
سرگودھا

نائلہ ضیاء الشمس بنت ضیاء الحق
جرمنی

ندیم احمد خان وسیم ابن وسیم احمد خان
لاہور

انس احمد ابن سلامت اللہ ناصر
اروپ ضلع گوجرانوالہ

وقاص احمد طاہر ابن منیر احمد طاہر
بشیر آباد سندھ

سعدیہ مختارہ بنت مختار احمد
بھابڑہ ضلع سرگودھا

طاہر محمود ابن ناصر محمود جنجوعہ
ضلع سرگودھا

بقیہ: ص ۶

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ سیما خورشید بنت شیخ خورشید حسین اسلام آباد H.No 11/6 E F 6/4 ST. 51 SECTOR اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ خورشید حسین ولد۔ شیخ عبد الرحمٰن اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک محمود احمد ابن عبد الجلیل۔ عشرت اسلام آباد۔

بقیہ: ص ۳

پھر یہ ساری بات ایسے ہے کہ جیسے جہنم میں جا پڑی۔ اور ہمیں بڑی مایوسی ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے گزشتہ ماہ سوچا تھا کہ استعفیٰ دے دوں گا جبکہ سراجیوو کی حالت بہت خراب تھی۔ اور سیکرٹری کرسٹوفر نے کہا تھا کہ امریکہ بوسنیا کے لئے جو کچھ کر سکتا ہے وہ قومی مفاد میں ضرور کرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہیرس نے استعفیٰ دے کر امریکی پالیسی پر بھرپور تنقید کی ہے۔ لیکن دنیا بھر کے لوگ جو اس سارے ڈرامے کو دیکھ رہے ہیں وہ جانتے ہیں کہ امریکہ جو کچھ بھی کرتا ہے۔ وہ عام طور پر سرب لوگوں ہی کے مفاد میں کرتا ہے بوسنیا کو ابھی تک اس بات کی اجازت بھی نہیں مل سکی کہ وہ اپنے لئے اسلحہ خرید کر اپنی حفاظت کر سکیں۔ اور اگر وہ اپنی حفاظت کر ہی نہیں سکتے تو سربوں کو حملوں کی کامیابی سے کس طرح روکا جا سکتا ہے۔

بقیہ: ص ۵

حدیث بیان فرماتے تو مجلس کا نقشہ کھینچ دیتے۔ آپ کے اسوہ پر چلنے والوں کی صف اول میں مولانا غلام باری سیف صاحب بھی نظر آتے ہیں۔ جب سیرت پر بات کرتے تو انگریزی محاورہ کے مطابق گھنٹوں بغیر فل سٹاپ کے بولتے چلے جاتے۔ اللہ اللہ کس قدر عمیق اور وسیع علم پایا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے جانشین جماعت کے سامنے لاتا رہے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ایسے عالم بے بدل اٹھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے متعدد علماء عطا فرما دیئے اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ عبد ایک نہیں متعدد علماء منصہ شہود پر اللہ کے حکم سے آئیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۳-اگست- گرمی کی شدت بڑھتی جارہی ہے۔

○ الیکشن کمیشن نے آئندہ انتخابات کے لئے جس ضابطہ اخلاق کی منظوری دی ہے اس کے مطابق سیاسی جماعتیں اپنی انتخابی مہم کے دوران کسی بھی انداز سے ایسی رائے کا اظہار یا بیان بازی نہیں کریں گے جس سے نظریہ پاکستان ملکی سلامتی امن عامہ اور عدلیہ یا افواج پر حرف آتا ہو۔ عدلیہ یا افواج پاکستان کا مذاق اڑانے کی اجازت نہ ہوگی۔ مخالفین کو غدار اور کافر کہنے پر بھی پابندی ہوگی۔ سڑکوں، گلیوں اور چوکوں پر جلسے کرنے کی اجازت نہ ہوگی تاکہ ٹریفک میں رکاوٹ پڑنے سے عوام کو تکلیف نہ ہو۔ کسی مخالف پارٹی کے جلسے میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ مختلف فرقوں برادریوں اور لسانی جھگڑوں کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی۔ کسی کی دل آزاری نہیں کی جائے گی۔ تشدد پر اکسانے پر پابندی ہوگی۔ جنس کی بنیاد پر کسی کے خلاف مہم نہیں چلائی جائے گی۔

○ انتخابات کا پہلا مرحلہ شروع ہوگیا ہے ۲۳-اگست سے ملک بھر میں قومی اسمبلیوں کے لئے کاغذات نامزدگی جمع کروائے جارہے ہیں۔ کاغذات نامزدگی ۳۰-اگست تک جمع کروائے جاسکیں گے۔ صوبائی اسمبلیوں کے لئے کاغذات نامزدگی جمع کروانے کا سلسلہ ۲۴-اگست سے شروع ہوکر یکم ستمبر تک جاری رہے گا۔

○ واپڈا ملازمین نے مہنگائی کے خلاف جلوس نکالا اور اشیائے ضرورت کی قیمتیں کم کرنے کا مطالبہ کیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس امیر الملک نے ایک سرکاری ملازم کی درخواست پر حکم امتناعی جاری کردیا ہے جس کے تحت چارج نہ چھوڑنے والے سرکاری ملازموں کے تبادلوں پر عمل درآمد روک دیا گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد لاہور کے حلقہ ۹۲ اور دیر اور کراچی کل تین جگہوں سے الیکشن لڑیں گے۔ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ اور حافظ سلمان بٹ بھی دو حلقوں سے الیکشن لڑسکیں گے۔

○ پنجاب کے نگران وزیر مواصلات نے کہا ہے کہ موٹروے کا منصوبہ جاری رہے گا۔ یہ منصوبہ مستقبل میں ایشیائی ممالک کا تجارتی گیٹ وے ثابت ہوگا۔

○ سابق وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نگران حکومت پیپلز پارٹی کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے اگر انتخابات میں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کامیاب ہوئے تو یہ پھر لڑیں گے۔ اسمبلی ٹوٹے گی اور مارشل لاء نافذ ہوگا۔

○ نگران وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ بعض طاقتیں وقت پر انتخابات نہیں چاہتی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نگران حکومت کو الیکشن کے علاوہ اصلاحات کا بھی مینڈیٹ ملا تھا۔ الیکشن تو صرف الیکشن کمیشن بھی کرواسکتا ہے۔

○ قرضے ادا نہ کرنے والے سیاستدانوں میں کھلبلی مچ چکی ہے۔ صرف ٹھٹھہ میں بعض امیدواروں کے ذمہ ایک کروڑ روپے واجب الادا ہیں۔ نادہندگان کے نام وفاقی حکومت کو بھیج دئے گئے ہیں۔

○ متحدہ دینی محاذ کے کنوینر مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ فوج کو چاہئے کہ وہ نگران حکومت کو طے شدہ مینڈیٹ کے مطابق اپنے فرائض انجام دینے کی ہدایت کرے اس حکومت نے تو ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

○ گلگت میں فرقہ وارانہ فسادات کے بعد شہر کی ناکہ بندی کرکے آپریشن کلین اپ کیا گیا جس سے بڑی مقدار میں اسلحہ برآمد ہوا۔ مشتبہ مقامات پر چھاپے مارے جانے کے بعد سینکڑوں کی تعداد میں کلاشنکوفیں، بندوقیں، سیون ایم ایم رائفلیں، پستول، لائٹ مشین گنیں اور دیگر ہتھیار پکڑ لئے گئے۔ تمام اسلحہ لائسنس۔ بعض دینی اور سرکردہ شخصیات کے نام جاری ہتھیاروں کے پرمٹ بھی منسوخ کردئے گئے۔ ۱۹۰ افراد گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ کرفیو میں صرف دو گھنٹے کی نرمی کی گئی۔ تمام پروازیں بدستور منسوخ ہیں۔

○ افغان حکومت نے پاکستان کی حکومت کو ایک خط بھجوایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بعض عسکری حلقوں اور ایک مذہبی سیاسی جماعت کی طرف سے افغانستان کے معاملات میں مسلسل مداخلت کی جارہی ہے۔ اگر یہ مداخلت بند نہ ہوئی تو دونوں ملکوں کے تعلقات متاثر ہوسکتے ہیں۔ اس مداخلت کے باقاعدہ ثبوت حکومت پاکستان کو بھجوادئے گئے ہیں۔

○ سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ نگران حکومت سینٹ کو اعتماد میں لئے بغیر اہم فیصلے کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ راز کھلا ہے کہ منتخب وزیراعظم اور صدر کی نسبت چند روزہ نگران وزیراعظم زیادہ بااختیار ہوتا ہے۔

○ بلدیاتی اداروں کے بعد اب کنٹونمنٹ بورڈ توڑنے کا بھی فیصلہ کرلیا گیا ہے۔

○ نگران حکومت نے سٹیٹ لائف انشورنس اور پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن (محکمہ ٹیلی فون) کو پرائیویٹائز کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس کے علاوہ یو بی ایل اور حبیب بنک کو پرائیویٹائز کرنے کا عمل تیز کیا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ کشکول توڑنے کا نعرہ لگانے والوں نے عوام کو مہنگائی کے دن دکھادئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ۶۱۰ ارب کے غیر ملکی قرضے شاہ خرچیوں اور غلط منصوبوں کی نذر کردئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ نگران حکومت یہ کہتے ہوئے شرما رہی ہے کہ اقتصادی بحران کی تازہ لہر نواز شریف کی غلط اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے آئی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں تمام جماعتیں اپنی پارٹی کی حد تک زیادہ سے زیادہ صوبائی خود مختاری کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

○ نواز شریف کا ساتھ چھوڑنے والے پنجاب کے سابق وزیر خزانہ مسٹر شاہ محمود قریشی کو پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی کا اور ان کے بھائی مرید حسین کو صوبائی اسمبلی کا ٹکٹ دے دیا ہے۔

○ سیالکوٹ کے پروفیسر شفیع نواز لیگ کو چھوڑ کر پیپلز پارٹی میں اور خوشاب کے سردار شجاع محمد پیپلز پارٹی کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ہیں۔

○ نگران وزیراعظم کے اس بیان کے بعد کہ کسی سیاستدان کے خلاف مقدمات واپس نہیں لئے جائیں گے مرتضیٰ بھٹو کی واپسی کے امکانات معدوم ہوگئے ہیں۔ انہیں واپس لانے کے لئے بیگم نصرت بھٹو کوششیں ناکام ہوگئی ہیں۔

○ سابق وفاقی وزیر چوہدری نثار نے کہا ہے کہ قیمتوں میں حالیہ اضافے کی وجہ بے نظیر غلام اسحاق سازشیں ہیں۔

لیڈیز سلے سلائے ملبوسات کا مرکز
سلے سلائے کوٹ برقعے. کڑھائی والے لیڈیز سوٹ اور بچیوں کے جالی کے فراک۔
حبہ بوتیک ریلوے روڈ۔ ربوہ
بالمقابل یوٹیلٹی سٹور
فون۔ بوتیک ——— ۲۱۱۶۳۸
رہائش ——— ۲۱۱۱۹۳

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات
پاکٹ ڈسپنسری
POCKET DISPENSARY
150 روپے میں پسند پر خریدیں
With Money Back Guarantee
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک 606

پتہ

اکسیر موٹاپا ۲۵/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زدجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۲۵/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار- ربوہ